سوال

(294)برے کام میں مدد کرنا منع ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شناختی کارڈ کے محکمہ میں کام کرنے والے ایک صاحب نے مسئلہ پوچھا ہے۔ جس کا خلاصہ ہے کہ جو شخص کوئی دوسرا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرتا ہے اسے نام تبدیل کرنا پڑتا ہے' خاص طور پر جب کہ اس کا نام اسلام کے خلاف ہو۔ اس کے بعد ان نو مسلموں میں سے اگر کوئی شخص اسلام سے نکل جائے تو ضروری ہے کہ اس کا سابقہ نام (غیر مسلموں ولا) بحال کر دیا جائے۔ کیونکہ اس بنیاد پر بہت سے معاملات متاثر ہوتے ہیں بعض امور کا تعلق دین اسلام سے ہے اور بعض کا ان معاملات سے جن میں کافروں کا قانون چلتا ہے۔ مثلاً وراثت، شادی بیاہ اور دوسرے انفرادی مسائل۔ چونکہ سائل محکمہ شہری امور کے شعبہ شناختی کارڈ میں کام کرتا ہے تو کیا ان سے ان ناموں کی تبدیلی کی وجہ سے گناہ ہوگا؟ اور کیا اس کا یہ سرکاری کام اس کی طرف ارتداد کی تائید شمار ہوگا؟ جب کہ اسے اکثر اوقات یہ احکام افسران بالا کی طرف سے وصول ہوتے ہی؟ ان تمام مسائل میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آپ کو معلوم ہے کہ نام کی تبدیلی کی درخواست دینے والا اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کر رہا ہے تو آپ کو اس کام میں کسی قسم کا تعاون نہیں کرنا چاہیئے۔ اگرچہ آپ کا افسر آپ کو حکم دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ... المائدة ٢

''نیکی اور تقویٰ کے کام ایک دوسرے کا تعاون کرو گناہ اور زیادتی کے کام میں تعاون نہ کرو۔''

اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ)

''سود لینے والے' سود دینے والے' اسے لکھنے والے اور اس معاملہ میں گواہ بننے والے (سب) ملعون ہیں۔''

اور فرمایا:

(هُمْ سَوَاء) وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔''

جب سعودی معاملات میں تعاون کرونے لاملعون ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو کفر میں پختہ رہنے پر تعاون کرتا ہے اور مرتد ہونے والوں کے کاموں میں سہولت پیدا کرتا ہے؟
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)

''اطاعت صرف نیکی ہوتی ہے''

اور فرمایا:

(لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)

''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ